Regarding Sabbath

سبت کے متعلق سوال اور جواب

عزیز بھائی ری غنیٹ

''سبت'' کے متعلق سوال جو آپ نے اپنے 12 مئی کے خط میں پوچھا ہے گزارش ہے کہ یہ سوال بار بار زیرِ بحث رہا ہے۔

کچھ کلیسیائیں اِس کو دُوسرے مسیحیوں پر طنز کے طور پر بھی اِستعمال کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ وہ اپنی نجات کے حق کو کھو دیں گے اگر وہ اُن کے طریقے کے مطابق نہیں چلیں گے۔ بلاشک ایسا شخص جو یہ تعلیم دیتا ہے اُس کو نظرانداز کر دینا چاہیے کیونکہ وہ مسیح کے حُکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور یہ یاد رکھیں کہ مسیح کلیسیاء کا سربراہ ہے۔ کوئی آدمی نہیں۔ متی 1:7 تا 2 آیت:

> ''عیب جوئی نہ کرو کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ کی جائے۔ کیونکہ جس طرح تم عیب جوئی کرتے ہو اُسی طرح تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اُسی سے تمہارے واسطے ناپا جائے گا۔''

آیئے لفظ ''سبت'' کے معنوں کا جائزہ لیں۔ بہت سارے اِس کو غلطی سے ''ساتواں'' کہتے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ یہودیوں نے اپنے حساب میں ''ساتواں'' کا لفظ پیدائش 2:2 آیت کے حوالے سے شامل کیا ہے۔ پیدائش 2:2 آیت:

> ''اور خُدا نے اپنے کام کو جسے وہ کرتا تھا ساتویں دِن ختم کیا اور اپنے سارے کام سے جسے وہ کر رہا تھا ساتویں دِن فارغ ہوا۔''

یہ مستقبل کے لئے نبوت تھی کہ ایک ہزار سال تک (جو کہ خُدا کی نظر میں ایک دِن ہے) خُدا کی بادشاہت میں اَمن قائم ہوگا۔ عبرانیوں 4 باب بڑی اچھی وضاحت پیش کرتا ہے خاص طور پر 9 تا 11 آیت

> ''پس خُدا کی اُمت کے لئے سبت کا آرام باقی ہے۔ کیونکہ جو اُس کے آرام میں داخل ہوا اُس نے بھی خُدا کی طرح اپنے کاموں کو پورا کر کے آرام کیا۔ پس آؤ ہم اُس آرام میں داخل ہونے کی کوشش کریں تاکہ اُن کی طرح نافرمانی کر کے کوئی شخص گر نہ پڑے۔''

اِس سے پہلے کہ خُدا نے یہودیوں کو اپنی قوم ہونے کے لئے چُن لیا، لفظ ''سبت'' اِستعمال ہوتا تھا اور منایا جاتا تھا۔ اِس کا مطلب تھا ''جان کے آرام کا دِن''۔ اِس کا یہی مطلب آج بھی اِستعمال ہوتا ہے۔ مُوسیٰ کی شریعت میں بھی ''سبت'' ساتویں دِن نہیں مناتے تھے بلکہ خاص موقعوں پر منعقد کئے جاتے تھے۔ دیکھیں: لوقا 1:16 آیت میں ہمارے خُداوند نے اپنی تعلیم میں اِس بات کو واضح کر دیا۔ جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں مرقس 27:2 تا 28 آیت اور باقی جگہوں پر اِس کا ذِکر کیا ہے۔

''اور اُس نے اُن سے کہا سبت آدمی کے لئے بنایا گیا ہے نہ کہ آدمی سبت کے لئے۔ پس ابنِ آدم سبت کا بھی مالک ہے۔''

چنانچہ جس دِن کو بھی ہم بطور سبت علیحدہ کر لیں یسُوع اُس کو قبول کرتا ہے۔ ہمیں اِس کے حقیقی معنوں کو یاد رکھنا چاہیے یعنی ''جان کے آرام کا دِن۔''

تاریخ میں دِنوں کا ذِکر بہت دفعہ بدلا گیا ہے۔ جب مسیحی کلیسیاء دُنیا کی مختلف قوموں میں پھیلنا شروع ہوئی تو مختلف کیلنڈروں اور اوقات کی وجہ سے وہ ''جان کے آرام کے دِنوں'' کو مختلف اوقات میں مناتے تھے۔ جس سے پریشانی پیدا ہوتی تھی۔ چنانچہ کلیسیائی رہنما اِکٹھے ہوئے اور پورے خلوص سے دُعا کی کہ دُنیا بھر میں ایک دِن کو معیاری دِن قرار دیا جائے۔ اُنہیں دِکھایا گیا کہ ''پرانا سبت''، ''پرانی مخلوق'' سے تعلق رکھتا ہے۔ جیسے کہ 2- کرنتھیوں 17:5 آیت میں لکھا ہے:

''اِس لئے اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پرانی چیزیں جاتی رہیں۔ دیکھو وہ نئی ہو گئیں۔''

خود پرانے عہدنامے میں بھی خُداوند کے دِن کا جو کہ آنے والا ہے ذِکر کیا گیا ہے۔

زبور 22:118 تا 24 آیت:

''جس پتھر کو معماروں نے رَدّ کیا
وُہی کونے کے سِرے کا پتھر ہو گیا۔
یہ خُداوند کی طرف سے ہوا
اور ہماری نظر میں عجیب ہے۔
یہ وُہی دِن ہے جسے خُداوند نے مقرر کیا
ہم اِس میں شادماں ہوں گے اور خوشی منائیں گے۔''

پھر اُنہوں نے سوال پوچھا کہ مسیح کے وہ کون سے بڑے بڑے کام ہیں۔

جس خاص دِن میں کلیسیاء خوش ہوگی اور خوشی منائے گی۔

اُس کے اپنے اِلفاظ میں یہ اعلان کیا گیا۔

متی 1:28 آیت:

''اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دِن پَو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر دیکھنے آئیں۔''

اور آیت 9:

''اور دیکھو یسُوع اُن سے مِلا اور اُس نے کہا سلام! اُنہوں نے پاس آ کر اُس کے قدم پکڑے اور اُسے سجدہ کیا۔''

''جاؤ میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیل کو چلے جائیں۔ وہاں مجھے دیکھیں گے۔''

پھر اُنہوں نے پوچھا کہ کلیسیاء کب خُدا کی زِندہ ہیکل بنے گی تاکہ خُدا اُس میں سکونت کرے۔ اور وہ اُس کی مستقل جگہ ہو۔ اور وہاں اُس کے ساکرامنٹوں کو ادا کیا جائے۔ اعمال 2 باب میں اُس دِن کا ذکر ہے جو ہفتے کا پہلا دِن تھا جب رُوح القدس اپاسٹلز کے ذریعے جو دُنیا میں محنت کرتے ہیں کلیسیاء میں بھیجا گیا۔

اعمال 41:2 تا 42 آیت میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ اُنہوں نے پہلی عبادت میں ساکرامنٹ ادا کئے۔

پھر وہ سب اِس بات پر متفق ہوئے کہ ہفتے کے پہلے دِن کو خُداوند کا دِن کہا جائے۔ جو جان کے آرام کا دِن ہے۔ یا مسیحی سبت کا دِن۔ یہ شریعت کا نہیں بلکہ پولوس رسول کی تعلیم کے مطابق ہے۔

رومیوں 5:14 تا 8 آیت:

''کوئی تو ایک دِن کو دوسرے سے افضل جانتا ہے اور کوئی سب دِنوں کو برابر جانتا ہے۔ ہر ایک اپنے دِل میں پورا اِعتقاد رکھے۔ جو کسی دِن کو مانتا ہے وہ خُداوند کے لئے مانتا ہے اور جو کھاتا ہے وہ خُداوند واسطے کھاتا ہے کیونکہ وہ خُدا کا شُکر کرتا ہے اور جو نہیں کھاتا وہ بھی خُداوند واسطے نہیں کھاتا اور خُدا کا شُکر کرتا ہے۔ کیونکہ ہم میں سے نہ کوئی اپنے واسطے جیتا ہے نہ کوئی اپنے واسطے مرتا ہے۔ اگر ہم جیتے ہیں تو خُداوند کے واسطے جیتے ہیں اور اگر مرتے ہیں تو خُداوند کے واسطے مرتے ہیں۔ پس ہم جئیں یا مریں خُداوند ہی کے ہیں۔''

اُس وقت دِنوں کے نام نہیں ہوتے تھے (یعنی اتوار یا سوموار وغیرہ)

یہ بعد میں ہوا کہ کلیسیاء کو اِتوار کا دِن رکھنے کے لئے تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ یہ کہا گیا کہ کلیسیاء کے لئے اتوار ہی عبادت کا دِن ہے۔ اِس طرح جو ہفتے کو سبت مناتے ہیں کہ وہ ہفتے کو کیوں مناتے ہیں سوموار کو کیوں نہیں۔ کلیسیاء اِس تنقید پر غالب آئی ہے۔ ملاکی 2:4 تا 3 آیت واضح کرتی ہے:

''لیکن تم پر جو میرے نام کی تعظیم کرتے ہو آفتابِ صداقت طالع ہو گا اور اُس کی کرنوں میں شفا ہو گی اور تم گاؤ خانہ کے بچھڑوں کی طرح کُودو پھاندو گے۔ اور تم شریروں کو پایمال کرو گے کیونکہ اُس روز وہ تمہارے پاؤں تلے کی راکھ ہوں گے ربُّ الافواج فرماتا ہے۔''

بے شک مسیح وہ آفتابِ صداقت ہے۔ مسیح کی صداقت کے بغیر ہم خُدا کی بادشاہی کا حصّہ نہیں بن سکتے۔

مجھے اُمید ہے کہ یہ آپ کی خدمت میں مددگار ثابت ہو گا۔ لیکن اگر مزید کسی چیز کی ضرورت ہو تو برائے مہربانی ضرور پوچھیں۔

آپ کو اور آپ کے خاندان کو اور باقی سب کو ہمارا محبت بھرا سلام

میں ہوں آپ کا بھائی اور
مسیح کا اپاسٹل کلف فلور